72234 ۔ حديث: " جو كسى قوم كو ملنے جائے تو وہ ان كى امامت مت كرائے " سے كيا مراد ہے ؟

سوال

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مہمان كو مقيم لوگوں كى امامت كروانے سے منع فرمايا ہے، بلكہ مقيم حضرات ميں سے كوئى شخص جماعت كروائے، اس كا مرجع مالك بن حويرث رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث ہے جو ترمذى اور ابو داود كى روايت كردہ ہے، اس حديث (جيسا مجھے ظاہر ہوتا ہے نص ہے) پر ہمارى مساجد ميں عمل نہيں ہوتا كہ جب كوئى خطيب كسى مسجد ميں آئے تو اس مسجد امام دوسرے سے امام كروانے كا كہتا ہے، اور مہمان بھى جماعت كرو ديتا ہے، اور خطباء حضرات اس عمل كى تائيد ميں اس حديث سے اشتشھاد ليتے ہيں جس ميں ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فتح مكہ كے موقع پر مكہ ميں نمازوں كى امامت كروائى حالانكہ آپ وہاں زائر تھے.
گزارش ہے كہ آپ وضاحت فرمائيں، تا كہ علمى فائدہ ہو سكے، اور اس موضوع كے متعلق ميں دوسروں كى راہنمائى بھى كر سكوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

سوال ميں مالك بن حويرث رضى اللہ تعالى عنہ كى جس حديث كى طرف اشارہ كيا گيا ہے وہ ترمذى اور ابو داود نے ابوعطيہ سے روايت كى ہے ابو عطيہ بيان كرتے ہيں كہ ہمارے پاس مالك بن حويرث رضى اللہ تعالى عنہ بات چيت كے ليے ہمارى نماز گاہ ميں تشريف لايا كرتے تھے، ايك روز نماز كا وقت ہو گيا تو ہم نے ان سے عرض كيا: آگے بڑھيے، تو وہ فرمانے لگے: تم ميں سے كوئى آگے بڑھے، ميں تمہيں حديث بيان كرونگا كہ ميں آگے كيوں نہيں بڑھ رہا:

ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" جو شخص كسى قوم كى زيارت كرے تو وہ ان كى امامت مت كروائے اور ان ميں سے كسى ايك شخص كو ان كى امامت كروانى چاہيے "

سنن ترمذى حديث نمبر (356) سنن ابو داود حديث نمبر (596).

ابو عیسی ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور صحابہ کرام وغیرہ میں سے اکثر اہل کا عمل بھی اسی پر ہے، ان کا کہنا ہے کہ زائر کی بنسبت گھر والا امامت کا زیادہ حقدار ہے.

اور بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ: اگر وہ اسے اجازت دے دے تو پھر نماز پڑھانے میں کوئی حرج نہیں.

مالك بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بلکہ اس میں اور بھی شدت سے کام لیتے ہوئے اسحاق رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ کوئی بھی کسی گھر والے کی امامت نہ کروائے چاہے وہ اسےامامت کی اجازت بھی دے دے، ان کا کہنا ہے: اسی طرح جب وہ مسجد میں لوگوں سے ملنے اور زیارت کے لیے جائے تو وہ ان کی امامت مت کروائے، وہ کہتے ہیں: ان میں سے کوئی ایك شخص جماعت کروائے. انتہی

دیکھیں: سنن ترمذی.

اس حدیث کے متعلق علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: مالك رضی اللہ تعالی عنہ کے قصہ کے علاوہ باقی حدیث صحیح ہے.

دیکھیں: صحیح سنن ترمذی.

سنت سے ثابت ہے کہ ملنے اور زیارت کے لیے جانے والا شخص گھر والوں کی اجازت سے امامت کروا سکتا ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کوئی شخص کسی دوسرے کی سلطنت میں امامت مت کروائے، اور اس کے گھر میں اس کے بستر اور مسند پر اس کی اجازت کے بغیر مت بیٹھے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (673).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس حدیث کی شرح میں کہتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" کوئی شخص کسی کی سلطنت میں امامت مت کروائے "

اس کا معنی یہ ہے کہ: ہمارے اصحاب وغیرہ نے جو بیان کیا ہے کہ: گھر والا، اور مسند والا، اور مسجد کا امام کسی دوسرے سے زیادہ حقدار ہے، اگرچہ دوسرا شخص اس سے زیادہ فقیہ اور قاری، یا تقوی اور ورع میں زیادہ

افضل ہو اور جگہ والا زیادہ حقدار ہے، چاہے تو وہ آگے بڑھ جائے اور چاہے کسی اور کو آگے کر دے، چاہے آگے کیا جانے والا شخص حاضرین میں سے کم فضیلت والا ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ امام وہ ہے جو چاہے تصرف کرے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" اور وہ اس کے گھر میں اس کی عزت والی مسند پر اس کی اجازت کے بغیر مت بیٹھے "

علماء کرام کا کہنا ہے کہ: تکرمہ سے مراد بستر وغیرہ ہے، جو گھر والے کے لیے مسند وغیرہ بچھائی جاتی ہے اور وہ اس کے لیے خاص ہوتا ہے" انتہی مختصرا

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی مالك بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اکثر اہل علم کا کہنا ہے کہ: زائر کی امامت کرانے میں کوئی حرج نہیں وہ مقیم حضرات کا امام بن سکتا ہے، لیکن اس جگہ والے کی اجازت کے بغیر نہیں بلکہ اس کی اجازت سے، کیونکہ ابو مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مگر اس کی اجازت سے " انتہی

ماخوذ از نیل الاوطار (3 / 170).

مہمان یا زائر کا گھر والے اور مقیم کی امامت کروانے کے جواز پر درج ذیل بخاری اور مسلم کی حدیث بھی دلالت کرتی ہے:

عتبان بن مالك رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے اور فرمانے لگے:

آپ اپنے گھر کی کونسی جگہ پسند کرتے ہیں میں وہاں نماز پڑھتا ہوں، چنانچہ میں نے ایك جگہ کی طرف اشارہ کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (424) صحیح مسلم حدیث نمبر (33).

مسافر کے لیے مقیم کی امامت کرانا جائز ہے، اس کی دلیل ترمذی کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو نضرۃ بیان کرتے ہیں کہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے مسافر کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

" میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی، اور میں نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی دو رکعت نماز پڑھائی، اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی دو رکعت ہی پڑھائی، اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ بھی کیا تو انہوں نے اپنی خلافت کے چھ یا آٹھ برس تك دو رکعت پڑھائی "

سنن ترمذی حدیث نمبر (545).

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح لغیرہ کہا ہے.

امام مالك رحمہ اللہ تعالی نے موطا میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب وہ مکہ تشریف لاتے اورانہیں دو رکعت نماز پڑھاتے اور پھر فرماتے:

" اے اہل مکہ اپنی نماز مکمل کر لو، کیونکہ ہم مسافر ہیں "

موطا امام مالك حدیث نمبر (349).

اور ابو داود رحمہ اللہ تعالی نے ضعیف سند کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تك مرفوع بیان کیا ہے، جسے علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے سنن ابو داود میں ضعیف قرار دیا ہے.

دیکھیں: سنن ابو داود حدیث نمبر (1229).

لیکن مندرجہ بالا عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث اس سے مستغنی کر دیتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفر کے حج میں دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے, اور اہل مکہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے نماز ادا کرتے اور بلا شك اپنی چار رکعت اٹھ کر مکمل کرتے تھے.

شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عمر رضی اللہ تعالی کے اثر کی سند کے رجال ثقہ ہیں. انتہی

دیکھیں: نیل الاوطار (3 / 177).

ان سب احادیث سے حاصل یہ ہوا کہ: گھر والا اور مسجد کا امام کسی دوسرے کی بجائے خود امامت کا زیادہ حقدار

ہے، اور اگر وہ مسافر یا مہمان کو نماز پڑھانے کی اجازت دے دے تو اسے یہ حق حاصل ہے.

شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

درج ذیل احادیث:

" کوئی بھی شخص کسی کی سلطنت (امامت) میں اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کروائے، اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر بیٹھے "

اور یہ حدیث:

"جو کسی قوم کی زیارت کرے تو وہ ان کی امامت نہ کرے"

ان کے درمیان جمع کیا ہے:

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اسے بغیر اجازت امامت کروانے پر محمول کیا جائیگا، یا پھر جمع اس طرح ہے کہ اولی اور بہتر یہ ہے کہ وہ اسے چھوڑ دے چاہے اسے اجازت بھی دی جائے, اور کلمہ: " اس کی اجازت سے " یہ جواز پر دلالت کرتا ہے" انتہی

دیکھیں: فتاوی و رسائل الشیخ محمد بن ابراہیم (2 / 285).

واللہ اعلم .